

## سوال نمبر ۲

تعارف = انسان کو اس دنیا میں اس لیے بھیجا گیا کہ وہ خدا کی عبادت کرے اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے زندگی گزارے بلکہ انسان ہوتے ہی اس دنیا میں ہی اس کو حیرت زدہ کر دیا اور ان کو خدا امان بیٹھا مگر یہ بھول گیا کہ جن کو خدا امان بیٹھا ہے ان کو بنا کرنے والی بھی ایک ذات ہے اور اس کو ایک امانت و حید ہے جس میں وہ شریک کر رہا ہے تو حید میں اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ ہے اور تو حید کا مطلب اللہ کو ذات، صفات میں دیکھنا ہے

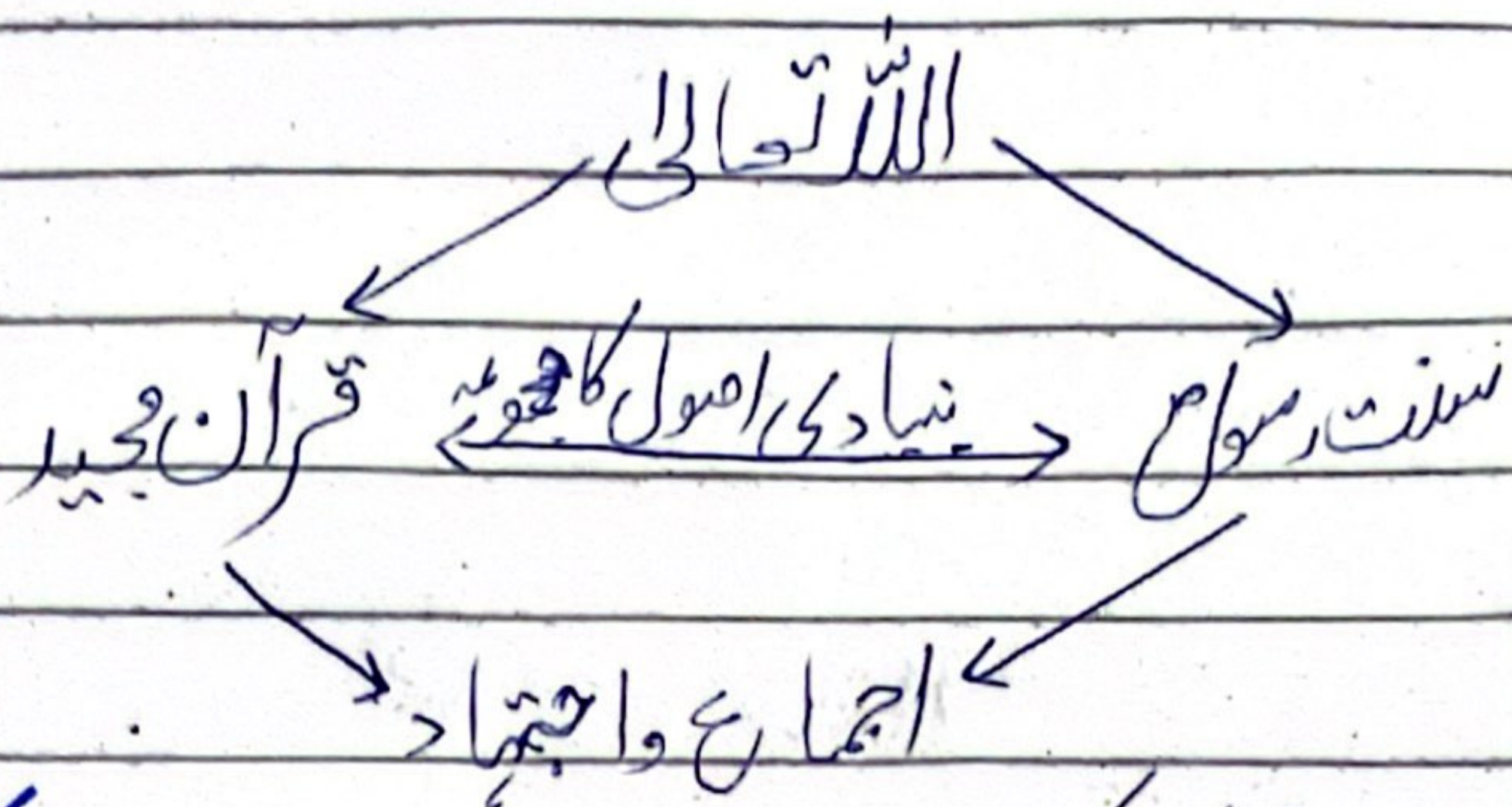
## اسلامی تعلیمات میں تو حید

اسلام میں تو حید کا معنی اتنا ہی ہے کہ اس کے بغیر انسان اس میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک اس کو امان نہ لیا جائے تب تک اس میں داخل ہونے اور کلمہ طیبہ کے پہلے حصے میں انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اللہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں بیکتا ہے۔ آپ نے تو حید کی اہمیت کو اس طرح بیان فرمایا:

”اسلام ایک اقلہ ہے اور اس میں داخل ہونے کا دروازہ تو حید ہے“

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دو سورتیں سورۃ اخلاص اور سورۃ البقرہ میں تو حید کو بیان کیا ہے تو حید ہی میں اسلام کا قلم میں داخل

ہونے کا ذریعہ ہے اللہ پر ایمان لانے کے بعد ہی دوسرے  
 چیز پر ایمان لایا جاسکتا ہے اس کے علاوہ اسلام میں  
 ہر چیز پہلے توحید سے شروع ہوتی ہے جیسا کہ۔



بقول شاعر کے۔  
 وہ مالکِ کل ہے کائنات کی ہے

جو کبھی فتح نہ ہو وہ ذات اس کی ہے۔

## نظریہ اسلام میں توحید کی اقسام

توحید کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ان  
 میں حصوں پر ایمان لانا ہے اہل توحید سے

توحید فی الذات = اس سے مراد اللہ کو ذات  
 میں کسی کے ساتھ نہ ملانا اور

شک نہ کرنا ہے یعنی اللہ کے علاوہ کسی کو بھی خدا  
 نہ ماننا توحید فی الذات کہتی ہیں کہلائی کہ قرآن مجید  
 میں "سورۃ اِخْلَاص" توحید فی الذات کو بیان  
 کرتی ہے

## توحید فی الصفات = توحید فی الصفات سے

مراد کہ اللہ کی صفات میں شریک نہ کرنا کہ اللہ کی ایک صفت سے کہ بہت رحیم ہے اور اس دنیا میں اس جیسا کوئی رحیم نہیں اس دنیا میں کوئی اس جیسا رزق دینے والا نہیں اور اس جیسا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں قرآن مجید میں آیت الکرسی "توحید فی الصفات" کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔

## توحید فی الافعال = توحید فی الافعال سے

مراد اللہ تعالیٰ کو افعال میں کسی کے شریک نہ کرنا اس سے مراد جو کما اللہ کر سکتے ہیں وہ دنیا میں کوئی بھی نہیں کر سکتا اور اللہ پر چیز پر قدرت رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ نے کون فرمایا اور یہ تمام زمین و آسمان وجود میں آگئے قرآن مجید میں "سورۃ یسین" توحید فی الافعال کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔

## عقیدہ توحید کی انسانی زندگی

### میں اہمیت

عقیدہ توحید کی انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی زندگی پر بہت سے اثرات ہیں عقیدہ توحید انسان کی زندگی کو ہر طرف سے پر سکون اور اللہ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اس کے اللسانی زندگی پر اثرات اور اہمیت ذیل  
میں بیان کی جا رہی ہے۔

## عزت نفس اور خوداری کا احساس =

جب انسان ایک خدا کے آگے جھکتا ہے تو اس کی  
عزت نفس **مخروغ** نہیں ہوتی اور اس کو خوداری  
کا احساس بھی ہوتا ہے۔ انسان جانتا ہے کہ اس  
کو پیدا کرنے والی ذات صرف اللہ ہے تو وہ کسی اور  
کے سامنے نہیں جھکتا اور عقیدہ توحید انسان کو ہزاروں  
انسان کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بقول

اقبال کہ:

تودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے  
خدا بندے سے بچھو چھ بتائیری رضا کی پائیے

انسان صرف خدا کے سامنے جھک کر وہ مرتبہ حاصل کر سکتا  
ہے کہ خدا اس کے رضا کے مطابق فیصلہ کرے مگر اس مقام  
تک پہنچنے کے لیے عقیدہ توحید اہم کردار ادا کرنا ہے۔

## نیک اور صالح بنانا ہے۔ جب انسان ایک

خدا پر یقین رکھتا

ہے تو وہ نیک اور صالح کی طرف گامزن ہو جاتا ہے  
کیونکہ جب کہ وہ خدا مانتا ہے اس کے احکامات پر  
عمل کرتا ہے اور وہ اعمال انسان کو نیک اور صالح  
بنادیتا ہے۔ عقیدہ توحید انسان کو برے کاموں سے  
بچاتا ہے۔

## امید دیتا ہے۔ عقیدہ توحید انسان کو امید دیتا ہے

جب وہ کسی مشکل میں گرفتار ہوتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ اس کے ساتھ ایسا ایسی ذات ہے جس سے کوئی طاقت اور نیش اور یہ تمام حالات اس ذات سے ہی حل کرتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

”شک پر مشکل کے ساتھ آسانی ہے“

کیونکہ حالات خیرنے والی بھی وہی ذات ہے اور اس سے نکالنے والی بھی وہی ذات ہے اور یہ ایمان انسان کے اندر عقیدہ توحید سے ہی آتا ہے۔

## انسان کو احتساب کا احساس ہونا۔

جب انسان عقیدہ توحید پر ایمان لے لے گا تو اس کو اس باری کا علم ہو جائے گا کہ اس نے اس ذات کے سامنے ایک دن ضرور پیش ہونا ہے اور اس سے انسان کے اندر احتساب کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: **مفوض ہے اور ایک دن تمام لوگوں کو اللہ کے پاس پیش ہونا ہے**۔

خدا کے سامنے پیش ہونے اور احتساب انسان کو غلام بنا کر رکھنے سے بچاتا ہے۔ عقیدہ توحید ہی انسان کو تنہائی میں گناہ کرنے سے روکتا ہے کیونکہ انسان جانتا ہے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

## تنگ نظری اور غرور و تکبر سے محفوظ رکھنا ہے

عقیدہ گو خدا انسان کو تنگ نظری اور غرور و تکبر سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ انسان جانتا ہے کہ اس سے بہت طاقتور ذات اس دنیا میں ہے جس نے اس کو اور اس کے پاس محمود تمام چیزوں کو بنایا ہے تو اس کے اندر غرور و تکبر نہ پھیل سکتا ہے۔ نیز وہ ہر کسی سے دوستی، دشمنی صرف اللہ کی وجہ سے کرتا ہے تو اس طرح انسان تنگ نظری سے بچ جاتا ہے نیز عقیدہ گو خدا انسان کے اندر عجز اور انکساری اختیار کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

## حاصل بحث =

اس تمام بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عقیدہ گو خدا میں اسلام میں داخل ہونے کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ دین خود ہے کیونکہ اس کے بغیر انسان دین میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ نیز اس سے انسان کی زندگی میں بہت مثبت تبدیلیاں آتی ہیں وہ حقوق اور فرائض کا خیال رکھتا ہے اور انسان اللہ کے خوف سے کوئی ظلم کا بھی نہیں کرتا ہے۔

## سوال نمبر 8

### اسلام میں عورت کے حقوق اور مقام

#### تعارف =

عرب میں جہالت اس قدر عروج پر تھی کہ وہ زندہ بچی کو دفن کر دیتے تھے کیونکہ وہ لڑکی ہوتی تھی اور جو بڑی تھیں وہ غلام تھیں اور معاشرے کے ہر طرح کے ظلم کا شکار تھیں مگر دین اسلام نے عورتوں کو نہ صرف ان کے حقوق قرار دیا بلکہ ان کو معاشرے میں اعلیٰ مقام بھی دیا۔

### اسلام میں عورت کا مقام: قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو وہ مقام عطا کیا جو کسی نبی نے بھی عطا نہ کیا۔ جہاں پہلے عورت کو سنگناہ کی بنیاد پر تھے وہ اللہ نے عورت (ماں) کے پاؤں تلے جنت رکھ دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور  
الصاف کو حلاً و حوطاً رکھو“

#### بیٹی کی حیثیت سے مہنگا

اور معاشرے میں جہاں بیٹی کو مہنگا دیا گیا ہے وہی دین اسلام میں اللہ نے اس کو کھلی نشترادی جیسا مہنگا دیا ہے اور ان کو ہر طرح سے والد اور

بھائیوں کو زیر پرستی میں رکھو اور گھر کے سارے مردوں  
کو اس کی حفاظت پر مامور کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ  
نے قرآن مجید میں فرمایا:

”ماں باپ اور رشتہ داروں کے شرکے میں  
خواہ تھوڑا بیوی زیادہ لڑکیوں کا بھی حصہ ہے  
اور وہ حصہ اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔“

بیوی کی حیثیت سے مرقا۔ اللہ تعالیٰ نے بیوی

اور شوہر کو ایسے کہا کہ وہ دونوں ایک دوسرے  
کے لباس ہیں اور ان کو مارنے سے منع کیا گیا ہے  
اور گھر کی ملک قرار دیا گیا ہے قرآن مجید میں اللہ  
نے بیوی کو سکون قرار دیا ہے۔ ایک اور جگہ  
ارشاد فرمایا:

”وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم  
ان کے لیے لباس ہو۔“

عورت کا حدیث کی روشنی میں مرقا و حقوق

تصوراً نہ عورت کو یہ وہ مرقا عطا کیا جس سے  
وہ محروم تھی اس کو گھر کی حقوق نہ صرف بتائے  
بلکہ گھر کی ملک کا لقب دیا۔ آری اگر ارشاد ہے  
”بیوی کے میان پر حقوق ہیں اور  
میان کے بیوی پر جو خود کھلاؤ وہ اس  
کو کھلاؤ اور جو خدا پہنو وہ اس کو پہناؤ اور ان  
کے چہرے پر مت مارو۔“



گورت بحیثیت ماں، بیٹی اور بیوی:

## اسلام میں

← اسلام نے جہاں ماں کو اتنا اعلیٰ مقام دیا وہاں اس کے حقوق بھی دیے کہ کس طرح اولاد سے ماں اور باپ کی خدمت کرنے اور اگر وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے ساتھ کس طرح پیش آجائے

"اور اگر تمہارے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی خدمت کرو اور ان کے سامنے اونچی آواز میں بات نہ کرو"

← بیٹی کے حقوق بھی اللہ تعالیٰ نے کیے جیسا کہ پہلے والدین کی وفات کے بعد ساری دولت بھائیوں کو دی جاتی تھی مگر دین نے ان کو پہلے تو حینہ کا حق دیا اور پھر دولت میں سے کچھ بھی حقوق

دیا۔  
← بیوی کو بھی دین نے ہر طرح کے حقوق دیے اور یہاں تک فرمایا گیا کہ وہ تمہارے لیے حلال ہے اور تم اس کے لیے حلال ہو۔

← دین اسلام نے ہی عورت کو علم حاصل کرنے کا حق بھی دیا جیسا کہ آج بھی فرمایا ہے

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

حاصلِ حدیث = اسلام نے عورت کو وہ مقام

عطا کیا جو کسی دوسرے مذہب والے سورج بھی  
نہیں رکھتے۔ ہاں کہ حدیث کی مالک سے لے کر نبوی  
کو تکمیل کی مالک تک اکاملاً صرف ایمانِ اسلام ہی  
دکھ سکتا ہے۔

## اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

تعاریف = اسلام نے نہ صرف مسلمانوں کو حقوق

دیئے بلکہ تمام غیر مسلموں کو بھی حقوق کیے اور  
ان حقوق کو پورا کرنے کی ذمہ داری مسلمانوں پر رکھی  
اسلام میں تمام انسانوں کو برابر حقوق کیے گئے  
ہیں اور مسلمانوں کے لیے زیادہ ہیں کیونکہ ان  
کے دل میں کلمہ طیب ہے۔

## اقلیتوں کے حقوق

انسانی مساوات = اللہ نے تمام انسانوں  
کو برابر حقوق عطا کیے

اور اسلام کی روح سے تمام انسان برابر ہیں جیسا  
کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

» میں نے تمہارا لوگوں کو ایک روح سے  
پیدا کیا «  
دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

» اے لوگوں! تم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا «

## زندہ رہنے کا حق =

اسلام نے غیر مسلموں  
کو نہ صرف زندہ رہنے کا حق دیا بلکہ اسلامی ریاست  
کی ذمہ داری لگائی کہ وہ اس کو ہر طرح سے حفاظت فراہم  
کرتے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا  
یہ:

» ایک انسان کا ناقص قتل یورپی انسانیت  
کا قتل ہے «

## مذہبی آزادی کا حق =

دین اسلام نے غیر مسلم  
کو مذہبی آزادی کا حق دیا ہے اور اس کے لیے اسلامی  
ریاست کو زور زبردستی کرنے سے منع فرمایا مگر اور  
مذاہب میں مذہبی آزادی نہیں ہے۔ مذہبی آزادی  
پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

» دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں «

عظمت السانی = دین اسلام نے تمام الممالک

کو عظمت عطا کی چاہیے

وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اور کسی کو بھی انسانیت کی  
تذلیل کرنے کی اجازت نہیں دی۔ قرآن مجید میں  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

## لقد کرنا بنی آدم

ترجمہ "تم نے کرامت بخشی اپنی آدم کو"

## الصاف کا حق =

اسلام میں دونوں مسلم اور  
غیر مسلم کا برابر الصاف، قرآن مجید میں ہمیشہ حکم دیا  
گیا کہ الصاف کے تقاضے ہر حال میں پورے کرے  
جائیں چاہیے فیصلہ مسلمانوں کے خلاف ہی کیونکر ہو  
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"چپ بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو لو الصاف  
کے ساتھ کرو"

حاصل بحث = اس تمام بحث سے یہ بات ثابت

ہوتی ہے کہ دین اسلام نے ہر وہ  
حقوق اقلیتوں کو دیکھے ہیں جن کی ضرورت  
ہے اور ساتھ ساتھ مسلم ریاست میں تو یہ دیکھے  
کہ وہ ان حقوق کو پورے بھی کرتے۔

## سوال نمبر 4

### اسلام کا سیاسی نظام

تعارف = دین اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو اور پرچیز کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ چاہے وہ انسان کی انفرادی زندگی ہو یا جماعتی اور چاہے وہ ماضی کا نظام ہو یا سیاسی نظام اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اس لیے پسند فرمایا کیونکہ خود اللہ نے اس میں تمام نظام کا صحیح اور واضح طریقہ بتایا ہے۔

### مغرب کا سیاسی نظام = مغرب کا سیاسی نظام

1648ء میں وجود میں آیا اور یہ نظام امیروں کو زیادہ فائدہ مند ثابت ہوا اس کے علاوہ اس نظام میں دنیا اور مذہب کو الگ کر دیا گیا اور یہاں منتخب حکومت کا معیار تداروں کی تعداد پر مختار (57%) اکثریت والی جماعت حکومت کرتی ہے۔

### اسلام کا سیاسی نظام = اسلام کے سیاسی نظام میں

مذہب اور سیاست اکٹھے ہیں اور اسلام میں حکمران منتخب کرنے کا حق صرف اہل علم والوں کو دیا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے عمل سے دور حاضر کے مسائل اور ان کا حل سوچ کر اپنا حکمران منتخب کرتے ہیں۔ اسلام کے سیاسی نظام نے حضرت محمد

جلسے حکمران پیر ایک حضرت عمرؓ کا قول تھا "اگر  
میرے دور میں حکومت میں دریا قرار پائے ایک کتا  
بھی پیاسا مری جائے تو حکمران ذمہ دار ہے"

## اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول

### اور جدید سیاسی نظام کو پیش نظر رکھ کر

اللسان بطور خلیفہ = اسلامی سیاسی نظام میں

اللسان یعنی حکمران اس

دنیا میں خلیفہ کے طور پر کام کرتا ہے اور وہ تمام کام اسلام  
کی تعلیمات کے مطابق کرتا ہے خلیفہ کا لفظ قرآن  
- مجید میں استعمال ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید  
میں ارشاد فرمایا ہے:

"ایمان والوں اللہ کی عبادت کرو، رسول

کی اطاعت کرو اور اپنے حکمران کی اطاعت کرو"

← مگر آج کے نظام میں اللسان پر عبادت بھول بیٹھا ہے کہ

وہ خدا کا نائب ہے وہ اپنے آپ کو ہی دنیا کا مالک

سمجھنے لگا گیا ہے لہذا ایسے حکمران کو چاہیے کہ وہ دائرہ

اسلام میں رہتے ہوئے حکمران بنے۔ آپ کا نظام حکمران

کے بارے میں ارشاد ہے:

"بہترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلہوڑی اٹھانا ہے"

## سیاسی نظام کا شورشی کاغذ = اسلامی سیاسی

نظام میں شورشی

کی اہمیت کا اندازہ اس بارے سے لگایا جاسکتا ہے کہ

آپ اور صحابہ کرامؓ نے اپنی دور حکومت میں شورائی کا  
قرباً عمل میں لائے اور ہر فیصلے شورائی کے مشورے کے  
مطابق کیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

» اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ان (شورائی) سے  
مشورہ لے لو

اسلام نے شورائی کے ممبران کی کچھ شرائط رکھی ہیں جیسا  
کہ وہ ایمان، کف لائے اور ان کی دین اسلام کے لیے گواہ  
تجربات ہیں مگر آج کے سیاسی نظام میں یہ شرائط شامل  
نہیں ہیں ان شرائط کو اجتراد کے ذریعے آج کے ممالک کے  
مطابق تبدیل کر کے شورائی کے ممبر کی سلیکشن کے وقت  
سامنے رکھا جائے۔

## شورائی کی خصوصیات = شورائی کی بنیادی

ذمہ داری ذیل میں  
بیان کی گئی ہیں 1. خلیفہ کا انتخاب 2. احتساب  
خلیفہ کا 3. خلیفہ/حکمران کو مشورہ دینا 4. شورائی کا  
غیر جانب دار ہونا 5. اجماع کرنے کی صلاحیت کا ہونا  
اسلام کے سیاسی نظام میں شورائی کا کردار اتنا اہم تھا کہ  
حضرت عثمان غنیؓ کے انتخاب کے وقت حضرت عبدالرحمن  
بن عوف نے مدینہ کی ہر عورت سے مشورہ کیا

دور حاضر کی شورائی (قومی اسمبلی) میں اس میں سے  
کوئی مخصوص صیانت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ شورائی  
کے ممبر (ممبر قومی اسمبلی) خود ایک پارٹی کی طرف سے  
منتخب ہو کر آتے ہیں تو وہ کیا حکمران کا احتساب کریں

گریں ریفرنس کو غلط کاموں سے منع کریں گے البتہ مشورہ  
 کو چاہیے کہ وہ علماء سے مشورہ کے بعد یہ خصوصیاتیات  
 والے معاملہ انسانوں کو ہمیشہ قومی اسمبلی کرنے تاکہ اس  
 سے اوپر والا سارا عمل صحیح ہو سکے۔

## شریعت بطور قانون = اسلام کے سیاسی نظام

میں شریعت بطور  
 قانون ہوتی تھی اس کی وجہ سے شاہ اور مہر کے  
 بادشاہ مسلمانوں سے ڈرتے تھے کہ اعداد کے باوجود  
 مسلمانوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی اس کی وجہ  
 قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرتے تھے مگر آج کے  
 اس دور میں مغربی قانون کو فروغ دیا جا رہا ہے جس  
 کی وجہ سے اس سیاسی نظام میں انتشار ختم ہونے  
 کا ناگہان نہیں ہو رہا ہے۔ دور حاضر کا سیاسی نظام قرآن  
 اور سنت کو قانون بنا کر لیا جیسا کہ صحیح طرح سے کام  
 کر سکتا ہے۔

## السانی بنیادی حقوق اور اقلیت کے حقوق کا تحفظ

اسلام کے سیاسی نظام میں السانی بنیادی حقوق اور  
 حقوق اقلیت کا نہ صرف اہتمام کیا گیا ہے بلکہ ریاست  
 کی ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ وہ اس پر عمل کرے مگر مغرب  
 کے سیاسی نظام میں صرف یہ حقوق لکھے ہیں اور جب  
 حکمران کا دل کرتا ہے تو وہ کوئی ایسا قانون بنا کر یہ  
 حقوق دینے سے منع کر دیتا ہے۔ جیسے کہ اسرائیل فلسطین کے لوگوں کو



حاصل بحث = اس مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کا سیاسی نظام اپنی ہر طرح سے النمائوں کی بھلائی کے لیے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ موجودہ سیاسی نظام مغرب کا ہے جس سے مذہب کو الگ کر دیا گیا ہے۔ تو اس صورت حال میں النمائوں کی بھلائی مشکل ہے۔

### سوال نمبر 3

تعارف = اسیں صدی میں مسلمان جہاں بہت زیادہ مشکلات کا شکار ہیں دوسری طرف الاثر اسلام میں انسان کا داخل ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ جس مذہب پر پہلے یقین رکھتے تھے وہ غلط ہے اور مسلمان کی مشکلات اسلام سے دور ہونے کی وجہ سے ہیں۔ یورپ اسلام کے اس لیے خلاف ہے کیونکہ انھوں نے اپنی مرضی سے قانون بنائے ہوئے ہیں جو صرف امیروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اس لیے مغرب اور یورپ کے درمیان اسلام کی طرف سے عہدہ زیادہ ہوگا۔

### مشرق وسطیٰ کے مسائل اور یورپ کا کردار

مشرق وسطیٰ کے جتنے بھی مسائل ہیں ان میں کسی نہ کسی حد تک یورپ ملوث ہے کیونکہ یہ سارے اسلامی ممالک ہیں اور ان کے امن کو خراب

کرنے میں انگریزوں اور یہودیوں کا اہم کردار ہے۔

## مسئلہ فلسطین اور یورپ

1948ء سے اب تک

ہزاروں فلسطینیوں کو صرف اس لیے شہید کیا جا رہا ہے کہ وہ عرب سرزمین پر ایک یہودی ریاست قائم ہو سکے تاکہ چین اسلام کی سر بلندی کو روکا جاسکے۔

## مسئلہ فلسطین اور اسلامی ممالک کی خارجہ

### پالیسی

مسلم ممالک فلسطین کے مسئلے پر اس لیے اُن کا ساتھ دے رہے ہیں کیونکہ وہ مسلم ہیں اور اسی وجہ سے مغرب اور مسلم ممالک میں تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہتے ہیں۔ یورپ نہیں چاہتا کہ اسلام کا جول پالا ہوئے کیونکہ یورپ کے اندر بہت زیادہ مسلمان پیدا ہو رہے ہیں۔

## مسلم آبادی کا یورپ میں زیادہ ہونا اور

## اس سے یورپ اور اسلام کے تعلقات

فن بیان مسلم اہل علم میں افنا فریورپ کے لیے کافی برلیٹان کوں ثابت ہو رہا ہے جس کی وجہ سے

یورپ کے بعض ممالک نے اسلام کے اوپر پابندی لگانے کی قرارداد اپنی اسمبلی میں پاس کرنا شروع کر دی ہے اس کے علاوہ یورپ میں تیسروں میں مسلمانوں کو انتہا لیشر اور دہشت گرد کے طور پر پیش کرنا بھی عام ہو چکا ہے یہ ساری حرکتیں یورپ کی لوگرہیڈ کو پیش کر رہی ہے کہ ان کی سرزمین پر دین کس قدر پھیل رہا ہے۔

## اسلام کی تعلیمات اور یورپ پر اثر۔

یورپ میں لوگ اپنی زندگی سے پریشان ہیں کیونکہ دولت اور طاقت کے باوجود ان کے دلوں کو سکون نہیں ہے لہذا اس کی وجہ سے خود کشی بھی عام ہے دوسری طرح دین اسلام میں خود کشی حرام ہے اور یہاں دلوں کو سکون کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے

اللہ کا فرمان ہے "دلوں کو سکون عرف اللہ کے ذکر سے ملتا ہے" حاصل بحث۔

اس تمام بحث سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دین اسلام کی یورپ میں پھیل جانا یورپ کے لوگوں پر حقیقت کا عیاں ہے جو تیسرے جس سے یورپ خوف زدہ ہے اور اس کے لئے وہ مسلمانوں کے خلاف ہر وقت مخالفت کاموں میں ملوث ہے۔